بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی غنچہء امید بکشا گلے از روضہء جاوید بنما

سی حرفی

یعنی

ھدیۂ عقیدت

اور

پردیس نامہ

و

نذرانۂ محبت

در شان

حضرت بابو جی گولڑوی (قدس سرہ العزیز)

از زبان و قلم منظور حسین قریشی چکوال (پاکستان)

بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

باہتمام: بزمِ غوثیہ مہریہ پاکستان و عالمِ اسلام
صدر دفتر مرکزی چکوال (پاکستان)

زیرِ نگرانی: خادمِ علماء و صوفیاء ناچیز منظور حسین قریشی

نگران: عطا محمد خرّم، ضیاء محمد معظم

مقامِ اشاعت: چکوال (فیصل کالونی) مکتبۂ قریشی صدیقی

تاریخِ اشاعت: ۳۰۔ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۳ھ ۱۲۔ جون ۲۰۰۲ء

باراوّل:

سلسلہ اشاعت نمبر: گیارہ

ملنے کا پتہ: دفتر مرکزی بزمِ غوثیہ مہریہ شاہ فیصل کالونی چکوال

نظرے خوش گزرے

خداوندِ کریم کا ہزار ہزار احسان اَور لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جس نے میری ابتدائی زندگی میں ہلکا سا درد مرشد پیدا کر دیا ہے۔ اَور بزرگانِ دین کی مدح سرائی کا ذوق وشوق پیدا کر دیا ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

احقر العبد منظور حسین قریشی غفرلہٗ الصمد چشتی

نظرِ کرم

یہ سی حرفی جناب سیّدی سندی آقائی ومرشدی حضرت قبلہ بابُوجی قدّس سرّہٗ العزیز نے مطالعہ وظائف کے دوران بڑی محبّت سے دیکھی اور دُعا فرمائی۔

نیز:۔ جناب فیض مآب معلےّ القاب سیّد احمد العطاس المعروف جناب مدنی صاحب قدّس سرّہٗ العزیز نے اپنے دستِ مُبارک پر رکھ کر ورق گردانی فرماتے ہوئے دُعائے خیر سے نوازا۔

میرے لئے یہ سعادت، سعادتِ دارین سے کم نہیں۔

فالحمدللہ

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ
نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم۔

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً

اظہارِ عقیدت وحقیقت

حصّہ مڈل کی تکمیل کے ساتھ ہی دینی گھرانے سے وابستہ ہونے کی وجہ سے دینی تعلیم کے حصول کیلیئے دینی وروحانی مرکز دربارِ عالیہ گولڑہ شریف کے جامعہ میں داخلہ لیا۔ حضرت آجی صاحب قبلہ بزرگوارم مولوی غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ کی نوازش وکرم سے حضرت سیدی وسندی آقائی ومرشدی قبلہ حضرت سیّد غلام محی الدّین شاہ صاحب المعروف قبلہ بابوجی نوراللہ مرقدہ کی خاص محبت نے دِل میں جگہ لی اس نوعمری ہی میں ایک نظم رقم کی جس کا ایک شعر کچھ یوں ہے۔

ے دربار گولڑہ کی گلیاں بارات آئی   میری بنتی بناتی اب بات آ گئی

ایک دفعہ ایک نعت خواں دربار رسالت مآب ﷺ کے حضور کچھ اس طرح نذرانۂ عقیدت پیش کررہا تھا۔

ے بہت گُل کھلے ہیں مگر اس چمن میں   بہار آئی جب مصطفےٰ بن کے آیا

بندہ نے فوراً عرض کی

ے منظور کی بخشش کا سامان بن کر   گولڑہ میں مہر علی شاہؒ بن کے آیا

الغرض یہ حقیقت ہے کہ بندہ ناچیز شعر وشاعری کے ابجد سے بھی واقف نہیں ہے۔ علم عروض پڑھا ضرور ہے لیکن اس میدان میں مشق نہیں کی ہے۔ اور نہ ہی کسی شاعر کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کا موقع ملا۔ محبت وعقید ت میں آ کر کبھی کبھار جو زبان وقلم سے بے ساختہ نکل جاتا ہے جسے کبھی نوٹ کرلیا اور کبھی ... دیا گیا

کئی بار مجلس شعراء میں موجودگی پر دوستوں کے اصرار پر فی البدیع کچھ نہ کچھ عرض کر دیا گیا۔ لیکن یہ سب کچھ فنّ شاعری سے تعلق نہیں رکھتا۔ حکم کی بجا آوری میں کچھ نہ کچھ عرض کر دیا کرتا تھا۔ جیسا کہ کمالیہ میں ٹریننگ کے دوران تقریری مقابلوں میں حصہ لیکر نمایاں انعامات حاصل کیئے۔ اِسی مقام پر ایک مجلسِ شعر میں ایک محفل سجائی گئی اَور بندہ کو بھی بُلایا اَور شعر کہنے پر مجبور کیا گیا۔ چند شعراء نے شعری زبان میں اپنا اپنا تعارف کرایا اِس موقعہ پر بندہ نے عرض کی ؎

میں منظورِ قریشی ہوں مجھے منظور کہتے ہیں

میں گمنامِ زمانہ ہوں مگر مشہور کہتے ہیں

اُس وقت قومی اخبارات نوائے وقت اَور جنگ میں باقاعدہ اَور دوسرے اخبارات ورسائل میں نظریۂ پاکستان، پیرانِ عظّام اَور تعلیم وتدریس وغیرہ کے متعلق بندہ کے اکثر مضامین شائع ہوتے تھے۔ جس وجہ سے لکھنے پڑھنے والوں میں ذرا شناسائی ہوگئی تھی۔ اسی طرح کی ایک بے تکی شعری محفل میں بندہ کو بھی ایک دو اشعار کہنے پر مجبور کیا گیا۔ بندہ نے عرض کی۔

؎ اُوٹ پٹانگ جھتّر کانگ لُوں۔ [illegible] نور منگو [illegible]

[illegible] بُر بُر بُر بُر بھار [illegible] ٹمند چُوں پُتمند چنگوری

شعراء کے کہنے پر میں نے اپنے انداز میں اس فی [illegible] بدیع شعر کی تشریح بھی کر دی اور مجھے پہلے انعام سے نواز دیا گیا۔ ایکبار طالبات کی مذاحیہ محفلِ مشاعرہ میں فی البدیع پڑھا۔

اُچم مُجرم دلدا کُجرم عجب مُجب داٹولہ

کن ٹھسن تے جھات لبن وچہ پایا چڑیاں رولہ

الغرض اظہارِ حقیقت یوں ہے کہ میں شاعر نہیں محبت میں اظہارِ عقیدت کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ اپنے پیرومُرشد سے بندہ کو بے پناہ عقیدت ہے اسی محبت میں بہت کچھ تحریر کیا گیا کچھ ضائع ہو گیا کچھ مختلف جگہ بکھرا پڑا ہے۔ ہاتھ میں موجود سی حرفی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا مسوّدہ میرے پیرومُرشد حضرت قبلہ بابُوجی قدس سرہ العزیز نے بغور پڑھا اور نظر فرمائی اور خوشی کا اظہار مسکراہٹ سے کیا ہے۔ بندہ کیلئے یہ ایک نعمت ہی نہیں نعمت غیر مترقبہ ہے پھر سرائے نمبر تین اُوپر تشریف فرما جناب حضرت سیّد العطاس قدس سرہ العزیز المعروف حضرت مدنی صاحب مدینہ طیبہ کے پیارے پیارے پُر سرور مبارک ہاتھوں میں بھی کُچھ وقت شرف خاص حاصل کیا اور آپ نے بھی ورق گردانی فرماتے ہوئے مسکراتے ہوئے کرم فرمائی سے نوازا ہے۔ بس یہ دو عنایات ایسی تھیں کہ میں نے یہ سی حرفی سنبھال کر اپنی خاص توجہ و نگرانی میں رکھی رہی جو چالیس سال بعد اب شائع کی جا رہی ہے۔ ناظرین سے گذارش ہے کہ فنِ شعر سے واقف نہ ہونے اور دُوسرے نقائص سے صرفِ نظر فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اگر زندگی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے موفق دیا تو شعری اور نثری تالیفات و تصنیفات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

فقط دعاؤں اور عنایتوں کا طالب منظور قریشی

محبّت کے دم سے یہ دُنیا حسین ہے
محبّت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

کر منظور کتاب میری نوں فضلوں بار خُدایا
بدلے اِس تصنیف کرن دے دیویں اَجر سوایا
میں ہور عمل نہ کیتا کوئی اندر عمراں ساری
ایہو عمل خدایا میرا جے توں کرے ستّاری
(مولوی محمد دلپذیر۔ احوال الآخرۃ)

افادہ لائبریری از جناب ذوالفقار قریشی صاحب
راولپنڈی

☆

نوٹ: روحانی علاج پر مشتمل دُوسری تالیف **عطاء و ضیاء** کے نام سے عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے

جناب قاضی نُور عالمؒ جنہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ موصوف نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت جناب حضرت قبلہ خواجہ پیر مہر علی شاہ قدّس سرّہٗ العزیز گولڑہ شریف کی تصنیفات مبارکہ کی کتابت فرمائی ہے کے پُوتے اور جناب قاضی زین العابدّین المعرف عابد کاتب کے فرزند جناب غلام فخرالدّین فخر بڑی محبت سے سی حرفی کی کتابت فرما رہے تھے تو اِس دوران حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خانؒ کلیامی کے عُرس مُبارک کی افتتاحی تقریب کے بعد اپنے عظیم اُستاد جناب قاضی محمد یُوسفؒ چشتی چھاری بنگلہ (گوجر خان) کے فرزند مولوی عبدالخالق صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اُستاذالاساتذہ کے کتُب خانہ کی ایک بیاض میں ابتدائی اشعار جن سے متاثر ہو کر بندۂ ناچیز نے سی حرفی تصنیف کی، شاعر کے اشعار اور اُن کا نام نظر سے گذرا۔ شاعر کا نام ہے عمرالدّین واعظ خواں تحریر ہے بندۂ ناچیز جناب صاحبزادہ مولانا عبدالخالق صاحب کا شکر گذار ہے کہ موصوف نے بڑے پیار و محبت سے یہ قلمی بیاض مطالعہ کے لئے عنایت فرمائی۔

منسوب شجرہ مُبارکہ میں موجود افرادِ قُدسیہ کے نام

حضرت سیدنا پیر مہر علیؒ شاہ صاحب قدس سرہٗ کی اولاد و احفاد کا نقشۂ شجرۂ نسب حسبِ ذیل ہے

- حضرت سیدنا پیر مہر علیؒ شاہ صاحب
  - حضرت سید پیر غلام محیُ الدّین شاہ صاحب عُرف سیدنا بابُوجیؒ
    - سید غُلام معینُ الدّین شاہ صاحب
      - سید غلام نصیر الدّین شاہ
        - سید غُلام نظامُ الدّین شاہ
        - سید غُلام نجمُ الدّین شاہ
        - سید غُلام شمسُ الدّین شاہ
      - سید غُلام جلال الدّین شاہ
        - سید مہر محیُ الدّین شاہ
      - سید غُلام حسام الدّین شاہ
        - سید مہر حمادُ الدّین شاہ
        - سید مہر فواد الدّین شاہ
    - سید شاہ عبد الحق شاہ صاحب
      - سید غُلام مُعین الحق شاہ
        - سید مہر فریدُ الحق شاہ
        - سید مہر مسعود الحق شاہ
        - سید مہر جوّاد الحق شاہ
      - سید غلام قُطب الحق شاہ
        - سید علی جُنیدُ الحق شاہ

ضروری گذارش

چونکہ یہ سی حرفی چالیس سال پہلے تحریر کی گئی۔ اُس وقت میرے کرم فرما محبوبِ الٰہی بابُوجی بنفسِ نفیس جلوہ افروز تھے۔ اب جبکہ سی حرفی کی اشاعت کا اہتمام ہو رہا ہے اور آپ اپنے روضہءِ انور میں فیض فرما ہیں۔ اسلئے بعد از اسمِ مبارک میں اِن کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

شکریہ

مثلاً پہلے دام عنایتہ العالی اور اب قدس سرہٗ العزیز وغیرہ

خُوشخبری

سی حرفی میں جناب اعلیٰحضرت عظیم البرکت غوثِ زماں قُطب دوراں سیّدنا خواجہ پیر مہر علی شاہ قدس سرّہٗ العزیز کی تحریر بھی شامل ہے جو کہ پہلی بار اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ یہ تحریر جناب حافظ محمد حکیم اسحاق صاحب چکوال کے صاحبزادہ حبیب الرحمٰن نے عطا فرمائی ہے۔

تقریظ دلپذیر بقیۃ السلف حجۃ الخلف آیۃ من آیات شبلی دوران بایزید
محبوب اللہ الصمد حضرت مولانا وسیدنا پیر مہر علیشاہ صاحب ادام اللہ اجلالہ الی قیام القیامۃ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از نیاز مند اہل اللہ المدعو مہر علی شاہ الی السید الاکرم جناب محمد
محمد صدر الدین دامت عنایاتہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اما بعد عنایت نامہ مشتمل بر تنازع
در بارۂ جواز اطلاق البشر) بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعدم آن و حاضر و ناظر بودن آں
صلی اللہ علیہ وسلم و انتفاء آن ملاحظہ سے گزرا میں اس قابل نہیں ہوں کہ اہل علم و فضل
محاکمہ یا در خلت کردن مگر امتثالا للامر السامی ماحضر عرض کر دینے پر مجبور ہوں مخدوما اس
شک نہیں کہ اہل ایمان کیلئے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق تعظیم و تکریم واجب
اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنی میں بہ حسب لغت عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت
بسری ناقص رائی لفظ البشر مفہوما و مصداقا متضمن کمال ہے مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس سو
اہل تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا لہذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام
علیحدہ ہے خواص کیلئے جائز اور عوام کیلئے بغیر زیادۃ لفظ دال بر تعظیم نا جائز۔ توضیح آدم
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو بشر کس لئے کہا گیا وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
کو شرف مباشرۃ بالید عطا فرمایا گیا ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی چونکہ ملائکہ اس کمال آدم سے بے خبر
ایسا ہی ابلیس بھی فقالوا ما قالوا فرق اتنا ہے کہ ملائکہ بتلانے کے بعد سمجھ گئے اور معترف بالقصور
فقالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اور ابلیس کا قصور جہل کے علاوہ غرور بھی تھا لہذا ابی واستکبر
قال الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر بشر ہی کمال استجلائی کے لئے مظہر بنایا گیا اور ملائکہ بوجہ نقص مظہر
اس کمال سے محروم رہے اور مظاہر ہو سرایا کمالات الجلالیہ سے از گروہ انبیاء علیہم السلام ابو القاسم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصالۃ و از جماعت اولیاء وارث محمدی علی قدم النبی بدر الکمال
سیدنا عبد القادر وامثالہ رضی اللہ عنہم وراثۃ مظہر اکمل و اتم لاسم الاعظم ٹھہرے بشر ہی کیلئے
تنزل اخیر ہونے کے باعث اس قدر اہتمام ہوا کہ ہیآت اجتماعیہ و ترکیبات اسمائیہ و
انفعالات و اوضاع و ادوار فلکیہ و کوکبیہ اور ملائکہ (انی خمرت طینۃ آدم الخ) سے لیکر ظہور
جسد عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اتباعہ کمل الکمل کو متوجہ کیا اور خدام بنائے گئے تاکہ (من
فقد رأی الحق) کا آئینہ و چہرہ علی وجہ کمال او نور احق نما ہو الغرض مختصر بشر ہی ہے کہ جس کو (خود
خدا بینی در چہرۂ من بنگر ÷ من آئینہ او یم او نیست جدا از من) ہونے اور کہنے کا
حاصل ہے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عارف کا البشر کہنا از قبیل ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بالاسماء المعظم ہوا بخلاف غیر عارف کے کہ اس کو ادا بغیر انضمام کلمات تعظیم صرف بلفظ بشر

ذکر کرنا جائز نہیں چنانچہ آیۃ کریمہ میں بشر کے بعد یوحی الی اور تشہد میں عبدہ کے بعد
اور تکلم اہل فضیلت وعلم سے فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلہم
میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہل السنۃ والجماعۃ سے ہی اور ذکر آنحضرت صلی اللہ
کو بالاسماء المعظم واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں لہذا ان سے ہرگز ہرگز متصور نہیں کہ وہ فرقہ معاذ اللہ
ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح لفظ بشر کے اطلاق کو جائز نہیں - البتہ ان کا خیال ہے کہ بقصد تحقیر لفظ بشر کا استعمال
ناجائز اور بغیر اس کے جائز ہے مگر میری رائے وہ ہے جو اوپر بیان کر چکا ہوں لفظ بشر کا
نہ چاہیے کہ بوجہ شیوع و تصور مضاد صرف شبہ سے بھی ایہام امر ناجائز ہے (۳) رہا آنحضرت
کا بالجسم الشریف العنصری ہر مکان و زمان میں حاضر ناظر ہونا یہ امر مختلف فیہ ہے قائل و منکر دونوں طرف ہیں - میرے خیال
میں ظہور و سریان حقیقت احمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہر عالم و ہر مرتبہ اور ہر ذرہ ذرہ میں عند المحققین
من الصوفیہ ثابت ہے جسے حقیقۃ الحقائق کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ظہور نورہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاً ہو بصورۃ معنویہ
قلب تقی و نقی اور جسد عنصری کے ظاہر ہوا - ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصورۃ مثالیہ شریفہ علی صاحبہا الصلوۃ
والسلام ہر زمان و مکان میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جس کا اقرار و انسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو
اور انکار اس کا آپ کا انکار ہے کما فی حدیث کتاب الایمان اہل تجربہ کا ظہور کذائی مثالی کا کرات و مرات اتفاق
ہوتا رہتا ہے - البتہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجسدہ العنصری العینی کا بہت بعض ایام تا ہر دو ملا ہے
بلحاظ واقعہ معراج شریف و خصائص و لوازم مختصہ جسم شریف علی صاحبہا الصلوۃ والسلام مستبعد ہے یہ
ہذا ما عندی والعلم عند اللہ - آخری معروض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرمایا تھا کہ ابنی ہذا
سید لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین من المؤمنین آپ بھی چونکہ سید حسنی ہیں فریقین کو تحریر ہذا سنا کر آپس میں
دین اور ہدایت کریں تاکہ ایک دوسرے کو برا نہ کہیں ایسا ہی مرام ہو ہی ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند
حاوی دستخط العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ

سی حرفی غوثِ زمان

درشان

اعلیٰ حضرت قبلۂ عالم گولڑوی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

احقر الحقیر

منظور حسین قریشی غفرالہ الصمد چشتی کا ذرۂ دردِ دل

یک ذرۂ دردِ دل از علمِ فلاطون بہ

بسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

آغاز سی حرفی

حضور قبلہ عالم بابُوجی مدظلہ العالی

ابتدائی اشعار

بابُوجی میرے پیر صوفی مرد تے فقیر اوہدا شان تے توقیر میں تھیں لکھیا نہ جاوندا

پھر مختصر تصنیف کراں پیر دی تعریف رہندا گولڑے شریف عمل شرع تے کراوندا

سوہنا بانکا تے جوان سوہنا اوہدا خاندان جہڑے آون فیض پان خالی ہتھ نہ کو جاوندا

صُوفی مرد تے فقیر بڑا صاحب تے تاثیر نال نظر اکسیر مسے سونا چا بناوندا

جتنے اوسدے مرید نیک بخت تے سعید مِلوا سنو تاکید منظور پردیسی ہے بتلاوندا

خاکپائے سگِ دربارِ غوثیہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

منظور پردیسی

آغاز کتاب چار اگست بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۹۶۱ء ۱۳۸۱ھ

درج بالا اشعار پڑھنے کے بعد متاثر ہوا۔ اور سی حرفی کی تالیف کا اہتمام ہوا۔

(شاعر عمرالدین واعظ خواں)

حمدِ باری تعالیٰ

ا۔ الف اللہ توں اِک اللہ تیرے باہجھ نہ پالنہار کوئی
توں ہی پیدا کریں توں ہی رزق دیویں تیرے باہجھ نہ لیل ونہار کوئی
توں مالک چن ستاریاں دا، تے مالک عرشی ساریاں دا
توں غفار فرشی عاجزاں دا، تیرے باہجھ نہ بخشنہار کوئی
تیرے نُور وچوں ظہور جیہڑا، پیدا ہویا تینوں منظُور جیہڑا،
قربان نور علیٰ نُور تیرا، تیرے باہجھ نہ عطا کرنہار کوئی
منظُور پردیسی نہ عرشی تے نہ فرشی سی، نہ ذات تیری دادرس سی،
معلوم نہ کِتنا برس سی، تیرے باہجھ نہ کردا اظہار کوئی

تعریفِ حبیبِ کبریا

ب ۔ بہت کمال تے بلند جی، توہر اک نال پیوند جی
سارے تیرے آرزو مند جی، تیرے حبیبؐ دا بڑا جمال تکیا
پیدا کیتائی ارجمند جی، رُتبے وچہ اوہ بلند جی،
بھید سمجھے نہ عقل مند جی، تیرے حبیبؐ دا بڑا کمال تکیا
ایہہ تیرا خاص حبیبؐ سی، اوہدی صُورت بڑی عجیب سی،
جہدا جبرائیل رقیب سی، جہڑا ہر دم اوہدے نال تکیا
منظُور پردیسی اس چمک پائی مدینہ اندر، گھر کیتا مسلم دے سینہ اندر
ایہدی برکت سی ہر خزینہ اندر، نُور نال بھرپُور ہر بال تکیا

مدح چار یارؓ

ت ۔تیرے حبیبؐ دے جہڑے ستارے نی' اوہ ہر عاشق نوں پیارے نی'
ایہہ تیرے راج دُلارے نی' واہ واہ تیری شان مولا
جہڑا انہاں منسی حق اندر، اوہ کدے نہ ہوسی شک اندر'
اوہدی ڈور ہے تیرے ہتھ اندر' واہ واہ تیرے قُربان مولا
جہڑا ہو گیا اوہدے لائق جی' اوہدا درجہ سب توں فائق جی'
اوہ بے شک تیرا شائق جی' واہ واہ تیری پہچان مولا
منظُور پردیسی اوہ چار یارؓ، بنالے تو اپنے دلدار
پردہ پا دیسی آ ستّار، واہ واہ تیری شان مولا

مدح شہنشاہِ بغدادؒ

ث :۔ ثبوت ہے تیری شاہی دا، تو مالک ہر لوکاہی دا
حق دار تو شہنشاہی دا، اللہ اکبر ذات تیری
حبیبؐ دا دوست بنا دِتا ئی' تے بغداد وچہ ٹکا دِتا ئی'
تے کمال اوہدا پہنچا دِتا ئی' اعلیٰ و بالا ذات تیری
اوہ عبدالقادر نام سداوے جی' جیلان وچ جلوہ پاوے جی'
سب ولیاں تے قدم ٹکاوے جی' برتر توں بالا ذات تیری
منظُور پردیسی اوہ قطبی ستارہ ای، اسلام دَا بلند منارا ای'
اوہدے باجھ نہ کوئی چارہ ای' جَل وعُلاَ ذات تیری

مدح خواجہ اجمیریؒ

ح :- جدھ بغدادنوں نورِ گلزار کیتا، فیر اجمیر والے دیدار کیتا،
واہ واہ بیڑا پار کیتا، کیا خوب نوری چمکارے نی
اوہ معین الدّین نامی اے، اوہدی ہر جگ وچ پیامی اے
بغداد والا اوہدا حامی اے، کیا خوب نوری ستارے نی
اُس کتنے بنائے عاشق نی، جہڑے دین دُنی دے محافظ نی،
اوہ ذات باری دے واقف نی، کیا خوب نوری سہارے نی
منظور پردیسی اوہ سمندر وگدا ای، اگے نوں، ہُن چلدا ای،
ہر ملک وِچ دیوا بلدا ای، کیا خوب نوری دھارے نی

مدح خواجہ سیالؒ

ح :- حکمت تیری دا تجلّا ای، تیرا ہر جگہ وچ حلّا ای،
جدھر دیکھو اللہ اللہ ای، واہ ذات تیری سبحان اللہ
اجمیر توں چلے نور تیرا، سیال وچ ہوندا ظہور تیرا،
شمسُ الدّینؒ پاوے سہرا، واہ ذات تیری سبحان اللہ
اوہ سیال وچ کرے ناز جی، اوہدا شہنشاہی انداز جی،
اوہ سمجھ گئے خفیہ راز جی، واہ ذات تیری سبحان اللہ
منظور پردیسی نُور تقسیم ہوندا، کلیام وچ جا کے مقیم ہوندا،

پیر فضل شاہؒ حصّہ پاوندا، واہ ذات تیری سبحان اللہ

خواجہ کلیامیؒ

خ:۔ خاص تیرا چانن جی، روشن ہوندا آناً فاناً جی،
قِسمت والے حصّہ پاون جی، ہے تقسیم تیری عجیب مولا
تیرا دوست وچہ کلیام جی، ہر طرف اوسدا نام جی،
نوری فرشتے دین پیام جی، ہے قدرت تیری عجیب مولا
انہاں توں جان کراں قربان جی، میرا دین ایمان جی،
ایہو میری جان پہچان جی، اے تیری تعظیم حبیب مولا
منظور پردیسی اے تیری کرسن کار جی، تو جان انہاں توں وار جی،
اے دیسن پار اُتار جی، اے ہین اساڈے طبیب مولا

مدح خواجہءِ گولڑویؒ

د۔ دوست خاص تیرا اوچ گولڑے جی، پیتے جنہاں پریم پیالڑے جی،
ایہو سچے عشق والڑے جی، اے ہین ولی سدان
جانن لوک لکھ ہزار جی، انہاں پالیا اسرار جی،
مینوں ہے شوقِ دیدار جی، اے مہر علیؒ دی سدان والے
پیر مہر علیؒ توں میں نثار جاواں زندگی اوہدی غلامی وچہ گذار جاواں
آخر ضرور اک دن دیدار پاواں اے حُب نبی نوں پان والے

منظور پردیسی نوں ایہہ منظور کرن، واسطے نبیؐ دے معاف قصور کرن
اپنے کولوں مینوں نہ دُور کرن، ایہو ہین رازنوں پان والے
ذ: ذوق ڈاہڈا سوہنے پیر والا، اُس سوہنے روشن ضمیر والا
پتہ پُچھاں میں اُس دستگیر والا، ہے شوق دِل وچہ پاؤنے دا
میں اوہدے غم دیو چہ بیمار ہویا، درد اوہدے وچہ دُکھیارا ہویا
نہ مِلنے تھیں میں لاچار ہویا، شوق اُس کول جاونے دا
اے مہر علیؒ نظرِ مہر پاؤ، لِلّٰہ مسکین نوں نہ ترساؤ
اپنی مہر دا مینوں خیر پاؤ، ہے شوق مہر پاؤنے دا
منظور پردیسی اے سوہنے جمال والے، تے ہین بانکڑی چال والے
جاون نکل خیال محال والے، ہے شوق دکھڑا سناونے دا

بابو جیؒ گولڑوی ونغمۂ عُشّاق (قوالی)

ر۔ راگ عرفانی دی سُنو پکار، سب درد دُکھ دیوے اُتار
وچہ بیٹھے بابو جی سردار، جنہاں ہُن ڈیرا جمایا ای
ایہہ مہر پاوندے ہر وقت جی، کر دیندے نرم دِل سخت جی
ہین رکھدے نُوری تخت جی، ہر طرف ہُن نُور سمایا ای
ایہہ احقر کردا عرض جی، دُور کرو ہر مرض جی
دے مطلب پُوری غرض جی، ڈھیرا خاص دل وچہ لایا ای
منظور پردیسی ایہہ ہین صابر مرد جی، دُور کر دے نے دُکھ درد جی

میرے دُشمن نوں کرن سرد جی' انہاں واہ واہ رتبہ پایا ای
ز۔ زورنی چلدا میدان اندر، کرم کرن اک آن اندر'
تقسیم کردے فیض جہان اندر' اک دن میرا دُکھ دور ہوسی
ایہہ گولڑہ مدینے دانشان ہے جی' اِس واسطے ہر اک قربان ہے جی
اتھے ہونداز ندہ ایمان ہے جی' ایہہ منظور اک دن منظور ہوسی
ایہہ صاحبزادہ غلام محی الدّین جی' جنہاں کیتا زندہ دین جی
میں ہتھ دیکے کیتا آمین جی، ایہہ منظور اک دن منظور ہوسی
منظور پردیسی ایہہ سخی قدیم ہے جی' ایہہ بھیجیا رب کریم ہے جی
ایہہ گولڑے وچہ مقیم ہے جی' دِل غم اک دن مسرور ہوسی
س۔ سوہنا دربار گولڑہ جی' ہویا جگتاں دا دِل موہلڑا جی
بھرے نُور نال عاشق جھولڑا جی' اتھے غوثیان دا غوث وسدائی
اسنوں جانے سارا جگ جی، اُسدے سرتے نُوری پگ جی
سمایا نُور وچہ رگ رگ جی' عاشق دیکھ کے اُتھے پھسدائی
عاجز عرض وچہ حضور کردا' ہن اوہ مرض کولوں دور کردا
اُسے دَرد دا ہے ایہہ بردا' عشق دِل وچہ میرے رسدائی
منظور پردیسی جددا غلام ہویا' خوشخبری دادِل وچہ پیام ہویا
تاہیں منظور حسین نام ہویا' اوہ میرے دِل اندر وسدائی
ش۔ شور سنیاسی اُسدی شہنشاہی دا' ہتھ اُسدے ڈور لوکاہی دا
اوہ مالک تخت چشتیائی دا' اوہ خدا دا خاص مقبول ہویا

میرے دِل اندر آباد ہویا' شاید سُندا کرے فریاد ہویا
تائیں نعرہ فرخندہ باد ہویا' سُنتا فریادانہاں اصول ہے جی
موھڈے تے نُوری رومال جی' عاشق پھڑکدا ویکھ جمال جی
کرن ہر طرف خیال جی' ایہہ مرد بڑا معقول ہے جی
مسکین منظور پردیسی تے ،اوہ نظرِ کرم کریسی اے
وختت نُوں بخت ہُن دیسی اے' اِس واسطے نُور وصول ہے جی
ص۔ صبر کر دل نادان ذرا' اوہ دیندے جان پچھان ذرا
لَا تَقْنَطُوْ پڑھان ذرا' پڑھ ویکھ خاص قرآن اندر
تُو بن خاص اوہدا غلام جی' تے ہر وقت بھیج سلام جی
پکا ہوسی جہڑا خام جی' کریسن نی اپنے دھیان اندر
اے ہین بگڑی بنان والے' دِل توسیاہی لان والے
ہر عاشق وچہ جلوہ پان والے' پھر دے طالب انہاندے جہان اندر
منظور پردیسی صدق پکائی جا' اُمید دِل وچہ پائی جا
تے داغ دِلے چوں لائی جا' کر خیال اسے بیان اندر
ض۔ ضرب لگی ڈاڈی عشق دی اے' ہر وقت فریاد ایہہ دل دی اے
اگ سینے اندر بلدی اے، اِس عشق دا اوہی راز جانن
ایہہ عشق تیرے دی لاٹ جی' بڑھدی رھندی اے دِن رات جی
تیری نظر بِن نہ بندی بات جی' ایہہ نیت میری پاکباز جانن
جد ماہی دا ویکھاں مُکھ جی' دِلے نوں آوے سُکھ جی

ڈور ہوندی ساری بُھکھ جی ' ایہہ درد میرا ہمراز جانن

منظُور پردیسی کروڑ گناہ تیرے ' پالئے عشق نے گھیرے

اکدن ہوسن حل کُم تیرے ' ایہہ ہر گل تیری نوں ساز جانن

ط۔ طلب کرومینوں وِچہ دربار جی ' تے منظُور کرو سرکار جی

ترساؤنہ وِچہ دیدار جی ' واسطہ ہی خاص قرآن بدلے

میں عاصی تے گنہگار ہاں جی ' درس دیو بُھکھیار ہاں جی

دیرے طالب دیدار ہاں جی ' کرو دارُو غم مٹان بدلے

جے کرو منظور منظورؔ تائیں ' تے سدّو اپنے حضور تائیں

مسرُور کرو اس رنجور تائیں ، صدقہ شاہ علیؓ مردان بدلے

منظُور پردیسی ہُن گھبراناہیں ، دِل اپنے نوں ترساناہیں ،

یا پیر ہُن دیر لاناہیں ' صدقہ مہر علیؒ سُلطان بدلے

ظ۔ ظلم کیتا میں اپنی جان اُتّے ، ذلیل ہویا اِس جہاں اُتے

مہربانی فرماؤ اِس بے جان تے ، بیکار ہویا گھر بار میرا

ایہہ دربار تیرے داغلام جی ، تیرا فیض دنیا تے عام جی

صدقہ مہر علیؒ دے نام جی ' پا دلوچہ اِک وار پھیرا

ہے اسم واہ مشہور بابُو جی ، تُساں بابُو اوپر بابُو جیؔ ،

کرو نفس شیطان میرا قابُو جی ، مسرور ہووے دِل غمخوار میرا

منظُور پردیسیؔ نوں مصیبت پئی جی ، تے خلق مینوں چھڈ گئی جی '

کرو نام خدا دے سعی جی ، دِل تازہ ہووے بیمار میرا

ع۔علم عرفان تے ایمان جی، ایہہ ملد اتُساڈی دکان جی
ہے لیندا کُل جہاں جی، پاؤ خیر اِس حقیر تاہیں
خرچ نہیں میرے کول جی، نہ پیسہ تے نہ پول جی
نہ ترکڑی تے نہ تول جی، پاؤ مہر اِس دلگیر تاہیں
اُتھے لوک دیندے مال جی، میرے کول نہ اِک بال جی
ہویا بہت خستہ حال جی، میرے وَل کرو نظر اکسیر تائیں
منظُور اوہدی شان بلند ہے، ایہہ احقر آرزو مند ہے
صرف دیدار تیرا پسند ہے، کرو منظُور اس حقیر تائیں
غ۔غرق ہویا تیرے دیدار اندر، گھر کرو دِل بیمار اندر
منظُور کرو اپنے سرکار اندر، بیٹھا میں دِل لگا کے تے
بابُو جی سُنو ایہہ پکار میری، دِلی حسرت دیو پار اُتار میری
کرو منظُور ایہہ عرض سرکار میری، آ وَدِل وچہ دُھوم دھما کے تے
سارا دن کراں یاد تینوں، رات نوں نہ آوے چین مینوں
حضرت مہر علی دی شرم تینوں، ویکھ ذرا نظر جما کے تے
منظُور پردیسی نہ ہو غمگین جی، ہویا فیض عراق شام وچہ چین جی
ہُن تیرے گھوڑے تے پاسن زین جی، تے بھسی آقدم ٹکا کے تے
ف۔فکر تے غم بہوں کراں، نارِ دوزخ کولوں ڈراں
تے کلمہ خاص نبی دا پڑھاں، جدھے ہتھ وچہ تیری ڈور ہے جی
میں پردیس وچہ رہندا آں، ہر وقت یاد کریندا آں

تیری یاد وچہ اُٹھدا بہداں آں، دل وچہ تیرا شور ہے جی
تیری مشہور گی وچہ جہان جی، کی جانن بے ایمان جی
پہچاندا نہیں نادان جی، نفس تے شیطان انہاندا چور ہے جی
منظور پردیسی کہ پاکستان کہ ہندوستان جی، واقف کل جہان جی
اس نوں توں بھی پہچان جی، تیرا ہر درد مصیبت دور ہے جی
ق۔ قَالُو بَلٰی اُتھے سنایا جی، اِتھے نفس نے وخت پایا جی
شیطان کولوں گھبرایا جی، ایہہ سخت اُتھے وپار کیتا
ایہہ شیطان کولوں بچان جی، مارن نفس امارہ دی جان جی
تاں ہوندی رب دی پہچان جی، اسواسطے مُرشد اختیار کیتا
اتھے چلدا غوثیہ لنگر جی، غریب امیر کھاندے اسدے اندر جی
نالے کھاندے مست قلندر جی، جنہاں یار داہے دیدار کیتا
منظور پردیسی مسافر ٹھہرن وچہ سرائیں جی، اوہ ہین جنت جایں جی
خادم غلام غوث بلائیں جی، جنہاں رج کے دیدار کیتا
ک۔ کرم بابو جی کماوندے جی، ہراک نوں خیر پاوندے جی
مسافر رہ کے فیض پاوندے جی، اے ہے سخی دربار اعلیٰ
قوالی ہوندی بڑی خوب جی، رُوح دی ایہہ غذا بڑی مرغوب جی
مشہور قوال محبوب جی، اُتھے وسدی ہے سرکار اعلیٰ
محبوب قوال کمال ہے جی، جہڑا ہر دیس وچہ بابو جی نال ہے جی
اوہدا عشق وچہ بھرپور بال بال ہے جی، اوہدا جھوہر گھربار اعلیٰ

منظور پردیسی محبوب دے سوہنے شعر جی، حضرت مہر علیؒ کردے مہر جی،
ذرا نہ لاندے دیر جی، ایہہ خاص سخی سرکار اعلیٰ
ل۔ لنگر غوثیہ قادریہ شاہی جی، تبرّک پاوے ہرلوکاہی جی
انہاں کیتی بڑی کمائی جی، جیتھوں گولڑہ زندہ باد ہویا
جہڑے شامل وچہ خدمت دین جی، اُنہاں وچہ اِک سراج الدین جی
اوہ مشہور سرائے دین جی، اوہدا دِل فرخندہ باد ہویا
شیدائی خط لکھ کے عرض کردے، پیش حضور دے دکھ دَرد کردے
اوہ ہراِک دی پوری غرض کردے، اُتھوں ہراک پائندہ باد ہویا
منظور پردیسی اُتھے مولوی فاضل اِک رہندے جی، جہڑے بابُوجی کول بہندے جی
فرمان کارن جواب دیندے جی، بخت انہاندا درخشندہ باد ہویا
م۔ مڈھ قدیم اُتھے اِک درس جی، جاری ہویاں ہوئے کافی برس جی
طالباں تے کردے بڑا ترس جی، صرف نحو منطق علم عرفان اتھے
علم پڑھدے بوڑھے تے بچے جی، ہوئے دین دے تھم پکے جی
وچہ ہوندے عاشق سچے جی، داخل ہوندے جان پہچان اتھے
اتھے پڑھاندے معلم کامل جی، جہڑے دین اپنے وچہ کامل جی
جہڑے عشق دے وچہ بھی شامل جی، سمجھاندے ایمان علم قرآن اتھے
منظور پردیسی نے اک سال اتھے پڑھیا ای، اس علم دی سیڑھی تے چڑھیا ای
قسمت نے اتھے کھڑیا ای، امید ہے ملسی رضوان اتھے
ن۔ ناز دے نال جدھ پیر کرے حرکت جی، سارے غلام کردے بڑی حرمت جی

میرے دل وچہ ایہو حسرت جی، منظور ہواں اس سرکار تائیں
جَدھ دن قیامت ہوسی جی، ہر اک اتھے روسی جی
اُتھے پیر میرا آس پہنچاسی جی، جے منظور ہواں اس دربار تائیں
جَدھ میزان عمل آوے گا، ہر کوئی گھبراوے گا
پیر اللہ کولوں بخشاوے گا، پار کراسی اس گنہگار تائیں
منظُور پردیسی اے جندڑی پردیسی آ، اُتھے کوئی نہ کم دیسی آ
عمل اپنا پار چڑھیسی آ، کرم کرسی رب غفار سائیں
د۔ وَٹ آوسی ویکھ منکر نکیرنوں، یاد کرساں میں اپنے پِیرنوں
ٹھنڈک پہنچسی فِرد لگیرنوں، میری قبر وچہ ملاقات ہوسی
اَوہ تکبّر غرُور نہ چھوڑسی جی، تے قبر خوُب مروڑسی جی
مجرم پیرنوں فِرلوڑسی جی، اُتھے پِیر بن نہ کوئی بات ہوسی
جَدھ پِیر قبر وچہ آوے گا، اُتّھے منکر نکیر شرماوے گا
پِیر رب کولوں بخشاوے گا، جے منظُور اُس نوُں اِک جھات ہوسی
منظُور پردیسی پِیر بن چین نہ آسی جی، پیر رب کولوں بخشاسی جی
انشاءاللہ جنّت پہنچاسی جی، آخر رب دی اُتّھے مُلاقات ہوسی
ہ۔ ہور نہیں کوئی چارہ جی، بن پِیر نہ ہوسی چھُٹکارہ جی
بے پِیر رَوسی بَد بخت نکارا جی، ایہو ہین یار ملان والے
اِتّھے پکڑ پِیر بہانہ جی، اِتّھے مُڑ کے فِر نہیں آنا جی
اُتّھے پِیر بِناں پچھتاناں جی، ایہو ہین جنّت لیجان والے

وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ فرمایا جی، ایہہ پیغام قرآن لیایا جی
اِتھوں پیر دا بھید پایا جی، ایہو ہین اُتھے بخشان والے

منظور پردیسی بہت آزار مینوں، جلد بلاون اپنے دربار مینوں
نظر کرن تے کرن پار مینوں ایہو ہین کشتی چلان والے

لا۔لکھ کروڑ گناہ میرے، پار پلّہ آیا در تیرے
کرسی دُکھ درد دُور میرے، ایہو مرد مقبول منظور سیّو

ایہہ لَااِلٰہَ پڑھاون جی، اِلَّااللہ بخشاون جی
مُحَمَّدٌ رسول اللہ آس پہنچاون جی، دِل ہوندا نور نال بھرپور سیّو

ایہہ جس وقت کلمہ پڑھاندے جی، نوری فرشتے گواہ ہو جاندے جی
تے جنّت وچہ بہاندے جی، ایہو ہے انہاندا دستور سیّو

منظور پردیسی ہُن چھڈ قلم پیاری جی، صفت کردا رہیاں عمراں ساری جی
ہُن آئی قبر دی واری جی، اوہ بخشی آ رب غفور سیّو

الف۔اللہ توں اِک اللہ جی، تیرے باجھ نہ کم سُولّا جی
تیری یاد وچہ ہویا جھلّا جی، ہُن پہنچا ربا آس میری

تیرا ہور شریک نہ کوئی جی، میں گناہ وچہ عمر کھوئی جی
ہر دم لوڑ تیری ہوئی جی، ایہو گل ہے ربا خاص میری

ربا دے توفیق میری زبان تائیں، ساری عمر کراں صفت ثنائیں
شیطان تے نفس کولوں بچائیں، ایہو نیّت کر ربا پاس میری

منظور پردیسی پھڑ ہتھ وچہ قرآن جی، جندڑی اسدے حبیبؐ تے کر قربان جی

فیر بخشی آ رب رحمان جی، بگڑی کر ریا راس میری
ی۔ یاد کر دلدار تائیں، چھڈ ہور گھر بار تائیں
جندڑی اِس توں گھول گھمائیں، کر یاد اِسنوں اکوار جانی
میں اِک عاجز گنہگار جی، بد بخت تے سیہ کار جی
توُ ہیں بخشنہار جی، آ دل وچہ میرے اِکوار جانی
میں ایہہ سی حرفی بنائی جی، رب نے آس پہنچائی جی
سارے ملک وچہ تیری شاہی جی، اِس نوُں منظور کر اِکوار جانی
منظوُر پردیسی نوُں مل گیا دلدار جی، ہُن خوشی نال ہو جا پار جی
ہُن کلمہ پڑھ اِکوار جی، اِیہو ہے سی مینوں درکار جانی
لا اِلٰہ اِلاّ اللہُ محمدّ رسُول اللہ

الف: آکھے میں جھڑے شعر میاں، پتہ دساں نہ لاواں دیر میاں
ختم کیتے وقتِ سحر میاں، عاجز رہندا وچہ پردیس باُو
عارضی مقام وچہ دیرہ راجگان، ڈاکخانہ خاص دیرہ سیّداں
براستہ مندرہ تحصیل گوجر خان، ایہہ سمجھ پرایا دیس باُو
ضلع راولپنڈی پہچان جی، دیرہ راجگان وچہ دُکان جی
سارے ٹین داکم کران جی، عُمر ساری رہیا پردیس باُو
پردیسی دا منظور قریشی نام جی، دیرے وچہ والد بزرگوار امام جی
ہور دو بھائی ارب دا انعام جی، ایہہ مسکین رہندے وچہ پردیس باُو

☆

تیس پھولوں کی چار سَو چورانوے کلیوں کا خوشنما گُلدستہ
یعنی مجموعہ ساٹھ آٹھ کلیئے اشعار و تیس قطعات کا بے بہا بستہ
المعروف سی حرفی درِ مدح حضورِ پُر نُور اعلیٰ حضرتؒ مسند آرائے گولڑہ شریف
و پتہ مصنّف سی حرفی ہذا چار اگست بمطابق اکیس صفر المظفر بروز
جُمعتہ المبارک آغاز پذیر ہوکر چھ اگست بمطابق تیئس صفر المظفر بائیس
ساون بکرمی بروز اتوار ۱۹۶۱ء ۱۳۸۱ھ اختتام پذیر شُد

نویسندہ احقر الحقیر پردیسی عفی عنہٗ ——— گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اللھم اغفر لکاتبہ والوالدیہ ——— وَ ما علینا الا البلاغ

۷۸۶
۲۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لکھا پردیس قسمت میں وطن کو یاد کیا کرنا
جہاں بے درد حاکم ہوں وہاں فریاد کیا کرنا

پردیس نامہ

تے

ابجد حروف

مُصنّفہ

احقر الفقیر پردیسی منظور حسین قُریشی عُفی عنہٗ

بار اوّل طبع خواہد شد ہمدرد شیم پریس راولپنڈی تاریخ سات اگست آغاز پذیر شد

بسمہٖ سبحانہ وتعالےٰ

ابجد: ا۔ب۔ج۔ د۔حروف

ا:۔ اللہ کراں یاد تینوں قسمت وچہ دیکھیا، مینوں ملیا غم اتے بہتان ہے جی
شروع توں وچہ پردیس منظور رہیا غماں دی سُن اے داستان ہے جی
قبلہ شاہ صاحب اُستاد وچہ ٹیچ رہندے اِک سال رہیا اُنہاں کول ایہہ جوان ہے جی
منظور پردیسی بدقسمت بہت ہے جی، اُستاد صاحب نوں سب پہچان ہے جی

ب:۔ بخت میرے ایسے خراب ہوئے، کہندا اُجھ نہ رب دی شان ہے جی
منظور پردیسی کدی سنیا نہ سی حرف دُکھ والا، کُجھ کہندا نہ رب دی شان ہے جی

ج:۔ جدوں دا ہویا ہوش مینوں، معلوم ہویا ایہہ پردیس میدان ہے جی
مِلیا پردیس بے چارے گنہ گار تائیں، کیتا وطن نہ یاد اِس بے جان ہے جی
بڑے دُکھ ملے ٹھوکراں کھادیاں میں، لوکی کہندے لڑکا ذی شان ہے جی
منظور پردیسی اوہ رب جاندا ہے، جدھے ہتھ وچہ میری جان ہے جی

د:۔ دیرے وچہ رہیا نال مصیبتاں جی، الطاف صاحب دِتا خاص مکان ہے جی
سارا دیرہ راجگان کہندا ذی شان لڑکا،
قبلہ والد صاحب کہندے میری جان ہے جی
پردیس نال مصیبتاں وقت گزرے مُلک اپنا سمجھ گلستان ہے جی
منظور پردیسی جیڑا پردیس رہندا، اوہدا مُلک سمجھو قبرستان ہے جی

بسم سبحانہٗ الکریم

حروفِ پردیس۔ پ، ر، د، ی، س،

پ۔ پردیس وچہ جھڑی آوندی جی ابتدا اِسدی وچہ خفقان ہے جی
پے کردی پرے وطن کولوں، پردیس اجمانہ کہنداپاویں خان ہے جی
پردیس دے پے تلے جھڑے تین نقطے اہدے ہر نُقطے وچہ چالان ہے جی
منظور پردیسی قسمت وچہ پردیس ہویا مُصیبت بڑی طبیعت حیران ہے جی
ر۔ رَدکردی دُنیا پردیس اندر، پردیس ہوندا غماں دی جان ہے جی
نہ دوست ہمیشہ مِلن والے، وقتِ ملاقات دوستی اِک آن ہے جی
پردیسی دِس وقت کُوچ کردے، لوکی شُکر کردے چھُٹّی جان ہے جی
منظور پردیسی بھاویں لکھ بھلا کریئے، پھر بھی نہ ہوندی گل آسان ہے جی
د: دلیل کریں بھاویں لکھ میاں، مشکل پھسدی پنجرے وچہ جان ہے جی
منظور روندا اِس پردیس اندر، نیّت صاف تے کھوٹا پان ہے جی
ساتھی مِلیا نہ کوئی رنجور تا تائیں گِلہ کردا نہ رب دی شان ہے جی
منظور پردیسی رب نوں کی کرے گِلہ اوہدی قسمت دا ایہہ دستر خوان ہے جی
ی:۔ یاری نہ کرے پردیس دائم ہر وقت تیار کردہ ایہہ سامان ہے جی
منظور مسکین دا اس غم وچہ خون سُکیا لوک کہندے شائد جوان ہے جی
جھڑے رہندے نے وچہ دیس اپنے بلبل بیٹھی خاص چمنستان ہے جی
ربّا بچا منظور پردیسی تائیں دِل وچہ جاڑیاں غماں طوفان ہے جی
س۔ سوہنا پیر کری مشکل حل میری گولڑے رہندا اوہدی پہچان ہے جی
بابو جی کہندے سب دوست اُس نوں بڑا ادلتے مٹھی زبان ہے جی

رب من دا خاص بیان میرے پیر والا جہڑا مالک زمین آسمان ہے جی
منظور پردیسی چھپانہ بھید تائیں پردیس میرا وچہ تحصیل گوجر خان ہے جی

(ختم شد حرف پردیسی) پردیسی عفی عنہ

نعت شریف نمبرا

کیا بیان کروں تعریف اُس روشن ضمیر کی
صفت وثناء ہوسکتی نہیں اُس میرے پیر کی

مُلک شام، عراق، ایران میں پہنچے فیض عام
ہر طرف ہے نظر اکسیر اُس میرے پیر کی

تجلّی طور سے کم نہیں وہ پَرتوِ ہستی
گلی مدینہ کی ہے نظیر اُس میرے پیر کی

انکشافاتِ کرامات واہ سبحان اللہ
چور ہو جائے ولی تاثیر میرے پیر کی

مِلتی ہے ہر مقصد کی چابی اُس در سے
نظر دِل کی تحریر اُس میرے پیر کی

ہر اِک فیض لیتا ہے اُس دربار سے
ہر جگہ خوشبوئے عبیر اُس میرے پیر کی

بادشاہوں، جاگیرداروں سے نہیں حصول
تقدیر سے مِلے تدبیر اُس میرے پیر کی

اُفتاں و خیزاں پہنچے جا کر کے نامُراد
کر دے نظر بے نظیر اُس میرے پیر کی

میرے دِل کی حسرت وارمان گر سُنے
بے شک جنت ہے جاگیر اُس میرے پیر کی

منظورِ خستہ حال کرتا ہے عرض یہ
قائم ہو دِل میں تصویر اُس میرے پیر کی

بروز جمعۃ المبارک ۱، جون ۱۹۶۱

-----------o-----------

نعت پاک فارسی نمبر ۲

نکتۂ آغازِ عالم مکّی مدنی سروری
محبوب ذاتِ ایزدی مکّی مدنی سروری
غوثِ اعظم دوست جنابِ سروری
محبوب را محبوب دیگر خواجۂ ہندالولی
نورِ اقدس مہرِ اعظم غوثِ اعظم در جہاں
حضرتِ مولائے خواجۂ چشتی نظامی مہر علیؒ
رہنمائے جن و انس خواجہ مفتاح الصّدور
خواجہ سُلیمان تونسوی دادا پیرِ مہر علیؒ
حضرتِ عیاں چیزے ہر خفی و ہر جلی
خواجہ شمس الدّین جنابِ پیرِ مہر علیؒ
از جناب مہر علیؒ ثانئ غوثِ زماں
نورِ چشمانِ علیؒ فرزندِ نظامی مہر علیؒ

درِ طوفانِ رنج وغم اسیرم یا خواجہ
باکنار آدردُ خواجہ از برائے مہر علیؒ
از سرتا پا عِصیاں جُرم بر جُرم دگر
رحم کُن برحال ماواسطہ جناب مہر علیؒ
از جناب شہِ مدینہ رسید ترا رحمتے
قطرۂ نصیبم شود انجرائے نظامی مہر علیؒ
دورِ ظلمت برعروجِ اعلیٰ آمد است ہنوز
منظور کُن قطرہ بدہ یا ثانیٔ مہر علیؒ
بروز جمعۃ المبارک ۸ جون ۶۱ء

---------o--------

التجائے دردمند فارسی نمبر ۳

گر بندۂ سیہ کارم بے پروردگار نیستم
آقائے مدنی دارم بے سرکار نیستم
پناہٗ نفس و شیطان از خدا خواہم
مذہبِ حنفیہ دارم منکرِ چار یار نیستم
قرُبان کُنم جان بر آلِ پاک رسولؐ
از دُشمنانِ اہلِ بیتِ اطہار نیستم

من دارم پیر چشتی نظامی مہر علیؒ
وردِ اسمِ اُد دارم بےکار نیستم
از گلستانِ گولڑہ رشتۂ احقر ام
رشتۂِ گلم ولے بے بہار نیستم
من دارم پیر دلگیر خواجہ غلام محی الدّین
از پردۂِ مہر علیؒ بےزار نیستم
وردِ اسمِ او دارم مہرِ اعظمؒ غوثِ اعظمؒ
یک وردِ بس منظورؔ از ہزار نیستم

◎

(ثانی)

من از غلامانِ احقر ہستم ولیکن
دریں دُنیائے فانی بے یار نیستم
بصد شکر خدایا کہ ہستم اُمتِ نبیؐ
دِلِ مُسلم دا تراشم آں خار نیستم
دِل دارم مصفّا از خیالِ یار
از ہجرِ اد بگریزم آں دلدار نیستم
گرچہ ہے گناہم بندۂ سیہ کار
چہ شد! بے خبر از اسرار نیستم

در دُنیا گر منظور دیدار کردہ ای
در قبر شور جلوہ غمخوار نیستم

(میانِ راہ براستا سیون گفتہ شد) مورخہ ۲۲-۱-۶۲

◎

ھوالمھر رح نمبر ۴

کُچھ میری بدنصیبی کُچھ تیری یہ روانی
کہوں کیا! میں ناچیز تُمکو فرمایئے مہر ثانی

احقر کی آرزو ہے سَر قدموں میں تیرے دھرنا
تیری یہ آرزو منظور ہو میری نادانی

دِل میں ہے درد ایسا بتاؤں کیا حضوری
سمجھتا ہوں جان تمکو محی الدین جیلانی

نہ دولت کی ہوس نہ جان کی ہے ضرورت
تُم ہی ہو میرا مال اور آپ ہی ہو جاؤ میرے جانی

آقا میں بدنصیب قِسمت کا مارا ہوں
پر فخر ہے مجُھکو اس پر ہو جنّت کی تُم نشانی

ہزار بار جھڑکو یہ سگ نہ دُور ہو گا
منظوُر ہے تیرے دَر پر مجُھے تیری یہ دربانی

خوش قِسمت ہوئے ہیں آکر اکثر در پہ تیرے
چاہتا ہے یہ سگ تیرا دُور ہو میری حیرانی

جنّت بیشک ملے گی مُریدانِ گولڑہ کو
بہشت کی ضرورت نہیں ہے مِل جائے مہر ثانی

نہ پھیرونگا ہرگز رُخ قبلہ گولڑہ سے
میں چاہتا ہوں تا قیامت جُھکے اُدھر میری پیشانی

میرا سر ہے فقط تمہارا، اَور دِل ہے پارا پارا
کب تک پھروں میں مارا کچُھ تو ہو زندگانی

میں سمجھتا ہوں زندگی فقط تیری رضا کو
منظُورؔ منظُور ہو در پر رضا کی ہے نشانی

احقر غلامِ غلامانِ گولڑہ شریف
منظور حسین

{ بعد از دھلائی جامہ لب جوئے نوشتہ شد
تاریخ، تین جنوری ۶۲ بروز شنبہ }

جلوۂ خواجہ مدظلہ العالی نمبر ۵

بجائے اُدھر کے اِدھر آ گئے ہیں
میرے خواجہ مجھکو نظر آ گئے ہیں

وُہ دِلکش منظر وُہ پُرجوش عالم
شرمندہ پیش اُسکے قمر آ گئے ہیں

خشک آساں دی ہوئی سیراب کھیتی
بے برگ کو بنانے باثمر آ گئے ہیں

یہ تیری پیاری پیاری ادائیں
دیکھ کے مجھ کو بھنور آ گئے ہیں

جمال اور صورت ہے چہرہ نورانی
دیکھنے سے سامنے شرر آ گئے ہیں

یہ زُلفیں مُعنبر اور جِسم اطہر
قسمت میں ہیچ گہر آ گئے ہیں

واہ قربان تیرے قدموں کے آقا
میں قُربان اہلِ بصر آ گئے ہیں

منظورؔ ہے احقر سگ در تیرا
اُمید پہ تیری سفر آ گئے ہیں

مورخہ سات فروری رمضان المبارک ۱۹۶۲ بروز جمعۃ المبارک شب کے بارہ بجے نوشتہ شد۔

نعت شریف نمبر ۶

ہو سامنے روضۂ انور دُوسرے در پر جاؤں کسطرح
یا خواجۂ مہر علیؒ تیرے بن کوئی راہبر بناؤں کسطرح

تیری زُلفوں کی قسم اور چہرۂ انور کی قسم
شمس و قمر کے سامنے تیرا حُسن جتاؤں کسطرح

تیری عظمت، تیری شوکت اور برکت اے خواجہ
میرے ارمان میرے دُکھڑے سامنے لاؤں کسطرح

لب پہ تمہاری صِفت ہے بابِ گفتگو
سینے میں داغِ محبّت ہیں مٹاؤں کسطرح

نہ دولت، نہ عزّت، نہ شان اور شوکت
تیری غلامی کے آگے میں آن بڑھاؤں کسطرح

تیرے دَر کی غلامی میں کھڑا ہوں سر جُھکائے میں
تیرا در ہے میرا سر ہے خواجہ منظور ہو جاؤں کسطرح

ختم شد مجموعہ کلامِ دردِ دل

پانچ رمضان المبارک ۱۹۶۲ نوشتہ نہ بل تحریر شدہ

قطعہ

چہ صفت کنم بازبان وقلم　　　درغمِ محبّت است چشم پُرنم
ناپاکم و گنہ گارم ولیکن　　　در غلامی آقا دارم سرخم

تمت بالخیر　　　سن اختتام تحریر ۱۹۶۲



مصنف کے والد بزرگوار کے پیرومُرشد آفتابِ گولڑہ



مصنف کے والدِ ماجد حضرت مولوی غلام حُسینؒ
المعروف امامِ پوٹھوار



حضرت قبلہ بابُو جی رح گولڑوی



ناچیز منظور حسین قریشی پردیسی